URDU

Healthier Scotland
Scottish Government

اعضاء کا عطیہ اور مذہبی عقائد

اعضاء اور ٹشو [بافت] کے بارے میں رہنما کتابچہ اور مسلمانوں کے عقائد

مسلمانوں کا عقیدہ اور اعضاء کا عطیہ

اعضاء اور ٹشو کے عطیے کا تعارف

اعضاء اور ٹشو کے عطیے سے مراد پیوندکاری کے ضرورتمند کسی بھی شخص کی مدد کرنے کی غرض سے کسی عضو اور/یا بافت کا ہدیہ کرنا ہوتا ہے۔ اسکاٹ لینڈ میں رہنے والے سیکڑوں افراد کی زندگیوں کو اعضاء اور بافتوں کی پیوندکاری کے ذریعے بچایا یا بہتر بنایا جاتا ہے۔ لیکن برطانیہ میں اوسطاً" ہر دن کوئی نہ کوئی شخص پیوندکاری کے انتظار میں فوت ہو جاتا ہے۔

فوت شدہ لوگوں کی طرف سے عطیہ کیے جا سکنے والے اعضاء میں دل، پھیپھڑے، گردے، جگر، لبلبہ اور چھوٹی آنت شامل ہیں۔ بافتوں، جیسا کہ دل کے والوز، پٹھوں کی نسیں، آنکھوں کے پردے اور جلد، کو بھی دوسروں کی مدد کے لئے عطیے میں دیا جاسکتا ہے۔ زندگی ہی میں گردے، ہڈی یا کبھی کبھار جگر کے ٹکڑے کا عطیہ بھی ممکن ہے۔

موت کے بعد اعضاء اور بافتوں کا عطیہ کب دیا جا سکتا ہے

ڈاکٹر اور صحت کے پیشے سے وابستہ دیگر عملہ ایک مریض کی زندگی بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کا تہیہ کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ اعضاء یا بافتوں کے عطیے پر صرف اسی وقت غور کیا جاتا ہے جب مریض کی زندگی بچانے کی سبھی کوششیں ناکام ہو گئی ہوں۔

اعضاء کا عطیہ اکثر اوقات اعصابی پیمانوں کے مطابق کسی شخص کی موت کی تصدیق ہو جانے کے بعد کیا جاتا ہے جس کو 'دماغی موت' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب شدید دماغی چوٹ سے متاثرہ شخص انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں وینٹیلیٹر پر ہوتا ہے۔ اس کی دماغی چوٹ کی وجہ سے دماغ میں موجود انتہائی اہم مراکز جو انسانی زندگی کے لیے لازمی ہوتے ہیں کو نقصان پہنچتا ہے۔ یہ حالت کوما میں ہونے یا عدم آگہی کی حالت میں ہونے جیسی نہیں ہے۔ ٹیسٹس دو مختلف مواقع پر دو سینئر ڈاکٹروں کی طرف سے انجام دیے جاتے ہیں، یہ ڈاکٹرز پیوندکاری ٹیم سے آزاد ہوتے ہیں اور سخت معیارات کی پابندی کرتے ہیں۔

جب ساقِ دماغ کی موت کی تصدیق ہو جاتی ہے تو، مریض پھر بھی وینٹیلیٹر پر ہوتا ہے (یہ ایک مشین ہوتی ہے جو پھیپھڑوں میں ہوا داخل کرتی ہے اور پورے جسم کے اندر دورانِ خون میں مدد دیتی ہے)۔ وینٹیلیٹر اعضاء کو آکسیجن کی مصنوعی فراہمی برقرار رکھتی ہے۔

متبادل طور پر، اعضاء کا عطیہ 'گردش خون رکنے سے موت' کے بعد کیا جا سکتا ہے، یہ موت اس وقت واقع ہوتی ہے جب آدمی کا دل دھڑکنا اور انسان سانس لینا بند کردیتا ہے۔ یہی وہ وقت ہے جب معالجین مریض کے خاندان سے اتفاق کرلیتے ہیں کہ مریض کے روبصحت ہونے کا کوئی حقیقی امکان موجود نہیں ہے اور مریض کی زندگی کو باقی رکھنے والا علاج واپس لینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

اسلام اور اعضاء کا عطیہ

اعضاء کی پیوندکاری سے متعلق مسلمانوں کے درمیان مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ اعضاء کے عطیے کا فیصلہ کرنا بہت ذاتی معاملہ ہوتا ہے۔ وہ مسلمان جنہیں اسلامی اصولوں کے مطابق یہ فیصلہ کرنے کے بارے میں فکر لاحق ہو وہ ایسی مختلف آراء کے بارے میں اپنی فیملی، مقامی امام یا ہسپتال کے چیپلن کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہیں۔

سنی مسلمانوں کا نقطۂ نظر

تاریخی طور پر، اور موجودہ دور میں بھی، بہت سے مسلمانوں کا خیال ہے کہ اعضاء کا عطیہ حرام یعنی ممنوع ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانی جسم مقدس سمجھا جاتا ہے اور پیغمبر محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ جسم موت کے بعد بھی مقدس ہی رہتا ہے اور یہ کہ اسے نقصان نہیں پہنچایا جانا چاہئے۔ انھوں نے فرمایا کہ 'کسی مردہ شخص کی ہڈیاں توڑنا زندگی میں اس کی ہڈیاں توڑنے جیسا ہے'۔

اسی طرح سے قرآن شریف میں بھی آتا ہے کہ:

'اگر کوئی شخص کسی زندگی کو بچاتا ہے، تو یہ ایسا ہے کہ گویا کہ اس نے سبھی انسانیت کی زندگیاں بچا لی ہیں'۔

اس لئے بہت سارے مسلمان اس آیت سے سمجھتے ہیں کہ اعضاء کا عطیہ کرنا ایک مبارک عمل ہے۔

1995 میں، مسلم قانون (شریعت) کونسل برطانیہ نے ایک فتویٰ یعنی مذہبی حکم نامہ جاری کیا کہ اعضاء کا عطیہ جائز ہے۔ 2019 میں، مفتی محمد زبیر بٹ نے اصولی طور پر اس کے جائز ہونے سے اتفاق کیا، مگر انھوں نے پہلے کی رائے سے یہ کہتے ہوئے اختلاف کیا کہ اعضاء کو دل کے رک جانے کے بعد ہی حاصل کیا جا سکتا ہے، حالانکہ پہلا فیصلہ یہ تھا کہ انھیں ساقِ دماغ کی موت کے بعد نکالا جا سکتا ہے۔

حال ہی میں 2020 میں، شیخ ڈاکٹر رفاقت راشد نے اس معاملے پر مزید تحریر کیا ہے، اور ایک بار پھر انھوں نے دلیل دی ہے کہ یہ بات درست ہے کہ اعضاء کے حصول کے لئے اسلامی نقطۂ نظر سے موت کی قابل قبول تعریف ساقِ دماغ کی موت کو قرار دینا درست ہے۔

خلاصہ یہ کہ، موت کے بعد عطیے کے حوالے سے سنی مسلمان تین موقف اختیار کر سکتے ہیں۔ وہ اس کا فیصلہ کرسکتے ہیں:

1. اپنے اعضاء کا عطیہ ساقِ دماغ کی موت (DBD) یا گردش خون رکنے سے موت (DCD) کے بعد کریں۔

2. اپنے اعضاء کا عطیہ اس وقت تک نہ کریں جب تک کہ گردش خون رکنے سے موت واقع نہ ہو جائے۔

3. اپنے اعضاء کا عطیہ نہ کریں۔

اسکاٹ لینڈ کے سنی آئمہ کرام اور علماء کے چند تبصرے پیش جا رہے ہیں:

”اعضاء کے عطیے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ لوگوں کو اسے ایک اختیار اور صدقۂ جاریہ (دائمی خیرات) کی ایک شکل سمجھنا چاہئے کیونکہ اس کی شدید ضرورت ہے۔“

(ڈاکٹر ابراہیم الواوی، مسجد آبردین)

”عطیہ کرنا صرف شدید ضرورت کے وقت اور کسی دوسرے شخص کی زندگی بچانے کے لئے ہی جائز ہے۔ فوت شدہ شخص کے وقار کا لحاظ اور خیال رکھنا زندہ شخص ہی کی طرح کیا جانا چاہئے۔“

(مولانا عبدالرحمن عابد، مسجد الفرقان، گلاسگو)

”مجھے عطیہ دہندگان کے رجسٹر میں کئی سالوں سے درج فہرست ہونے پر فخر ہے۔ اب میں اعضاء کے عطیہ اوراس سے ہونے والے عظیم فوائد کی اہمیت کا ہمیشہ سے زیادہ قائل ہوں۔“

(شیخ عبدالعزیز احمد، استاد مدینہ انسٹی ٹیوٹ، صوت الہی اور شمالی لنکشائر کونسل)

شیعہ مسلمانوں کا نقطۂ نظر

شیعہ مسلمان درج ذیل کا انتخاب کر سکتے ہیں:

1. اپنے اعضاء کا عطیہ اس وقت تک نہ کریں جب تک کہ گردش خون رکنے سے موت (DCD) واقع نہ ہو جائے۔

2. اپنے اعضاء کا عطیہ نہ کریں۔

فی الحال شیعہ مسلمانوں کی طرف سے دو مرکزی موقف اختیار کیے جا رہے ہیں، اور ایک تیسرا موقف بھی ہے مگر وہ کم معروف ہے۔ (چونکہ شیعہ مسلمان زندہ ماہرین قانون کی پیروی کرتے ہیں اس لئے، اس بات کا بہت امکان ہے کہ مذکورہ ماہرین قانون کی جگہ دوسرے ماہرین قانون کے آنے پر ان کے موقف میں تبدیلی آ جائے۔)

آیت اللہ السیستانی موت کے بعد اعضاء کے عطیے کے قائل نہیں ہیں (جب تک کہ کسی مسلمان کی زندگی اس طرح کی پیوندکاری پر ہی منحصر نہ ہو)۔

آیت اللہ خمینی اس شرط کے ساتھ اعضاء کے عطیے کی اجازت دیتے ہیں کہ اس سے مسخ شدہ لاش کی صورت پیدا نہ ہو۔ اندرونی اعضاء کا عطیہ جائز ہو گا، مگر بیرونی اعضاء کو کاٹ کر الگ کرنا لاش کو مسخ کرنے جیسا ہو گا، جو کہ ناجائز ہے۔

ایک تیسرا، کم معروف مؤقف آیت اللہ مکارم شیرازی کا ہے، جو کہ مرحوم آیت اللہ الخوئی کے مؤقف سے ملتا جلتا ہے، جس کے مطابق موت کے بعد اعضاء کا عطیہ (چاہے چھوٹا ہو یا بڑا) اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ یہ بات عطیہ دہندہ کی وصیت میں صراحت کے ساتھ مذکور ہو۔

خاندان کی شمولیت

خاندان کا اعضاء اور بافتوں کے عطیے میں کلیدی کردار ہوتا ہے۔ اگر آپ ایسے حالات میں فوت ہو جاتے ہیں جن میں آپ ایک اعضاء کا عطیہ دہندہ ہو سکتے ہیں تو، ایک مختص کردہ نرس یہ دیکھنے کے لئے NHSاعضاء کے عطیہ دہندگان کے رجسٹر کو چیک کرے گی کہ آیا آپ نے کسی فیصلے کا اندراج کرایا تھا (چاہے عطیہ کرنے کا یہ فیصلہ عطیہ کرنے کے اختیار سے باہر نکلنے کا ہے)۔ وہ آپ کے خاندان سے بات کر کے یہ بھی پوچھیں گے کہ آیا آپ نے عطیہ دہندہ ہونے کے حق یا مخالفت میں کسی رائے کا کبھی بھی اظہار کیا تھا اور آیا یہ کہ آپ کے عقیدے کی وجہ سے عطیے پر کوئی حدبندی قائم ہو گی۔

لہذا آپ کا جو بھی فیصلہ ہو، یہ بات اہم ہے کہ آپ کے خاندان کو آپ کی خواہش کے بارے میں پتا ہو۔ اس سے ان کے لئے آپ کے فیصلے کا احترام کرنا آسان ہو گا۔ اس سے یہ بھی یقینی بنایا جا سکے گا کہ، مثال کے طور پر، اگر آپ ساقِ دماغ کی موت کے بعد نہیں، بلکہ گردش خون رکنے سے موت کے بعد اعضاء یا بافتوں کا عطیہ کرنے کے خواہشمند ہیں تو NHS کا عملہ اسی کے مطابق عمل کرے۔

نگہداشت اور احترام

اعضاء اور بافتوں کو انتہائی زیادہ نگہداشت اور احترام کے ساتھ نکالا جاتا ہے۔ خاندان والے اس کے بعد جسم کو دیکھ سکتے ہیں اور خاندان کی خواہش پر عملہ کسی مولوی یا مقامی مذہبی رہنما سے رابطہ کر سکتا ہے۔ اعضاء کے عطیے کا عمل عام طور پر چند گھنٹوں کے اندر مکمل ہو جاتا ہے اور اسی لئے اس کے بعد فوراً بعد ہی تدفین کی خاطر لاش خاندان کے حوالے کی جا سکتی ہے۔

اپنا انتخاب کرنا

آپ خود اپنے یا اپنے عزیز کے لئے جس چیز کا بھی فیصلہ کریں، آپ کے فیصلے سے NHS کے عملے، دیگر مسلمانوں، یا وسیع تر سماج کو کوئی بے عزتی نہیں محسوس ہوتی۔

آپ اعضاء اور بافتوں کے عطیے کے بارے میں مزید معلومات کے حصول یا اپنے فیصلے کے اندراج کے لئے، خواہ یہ کچھ بھی ہو، **organdonationscotland.org** کو آن لائن ملاحظہ کر سکتے یا **0300 123 23 23** پر کال کر سکتے ہیں۔

میں عطیہ دہندہ کیسے بنتا ہوں؟

اگر آپ اپنی موت کے بعد اپنے کسی یا سبھی اعضاء اور/یا بافتوں کا عطیہ کرنا چاہتے ہوں تو، آپ کے خاندان کو اپنی خواہش کے بارے میں بتانے اور ان کی طرف سے آپ کے فیصلے کا احترام کیے جانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ NHS اعضاء کے عطیہ دہندگان کے رجسٹر میں ایک عطیہ دہندہ کے طور پر اپنا اندراج کرا لیں اور اپنے خاندان کو اپنے فیصلے کے بارے میں بتا دیں۔ آپ رجسٹر پر یہ بھی درج کرا سکتے ہیں کہ آیا آپ کا عقیدہ/اعتقاد اہم ہے اور آپ کو عطیے پر ہونے والی گفتگو کا حصہ سمجھا جانا چاہئے۔

اگر میں عطیہ نہ کرنا چاہوں تو؟

اگر آپ عطیہ نہ کرناچاہتے ہوں تو، اس فیصلے کو NHS اعضاء کے عطیہ دہندگان کے رجسٹر میں درج کرانا اور اپنے خاندان کو اس بارے میں بتانا اہم ہے۔ اگر آپ چند اعضاء اور بافتوں کو عطیہ کرنے پر راضی ہیں، مگر دیگر کو نہیں تو عطیہ کے اختیار سے 'باہر نہ نکلیں'۔ اس کے بجائے، ایک عطیہ دہندہ کے طور پر اندارج کرائیں اور صرف ان اعضاء یا بافتوں کو منتخب کریں جن کا عطیہ کرنے سے آپ راضی ہیں۔

اعضاء اور بافتوں کے عطیے، اپنے اختیارات اور اپنے عطیے کے فیصلے کا اندراج کرانے کے طریقہ کے بارے میں مزید معلومات کے لئے

organdonationscotland.org ملاحظہ فرمائیں یا
0300 123 23 23 پر کال کریں۔

اعترافات
اسکاٹ لینڈ کی حکومت بشریٰ ریاض، شیخ عبدالعزیز احمد فریڈرکس، ڈاکٹر ناظم غوری، ڈاکٹر ساحرہ ڈار، ڈاکٹر زبیر احمد، شیخ حسان ربانی، شیخ رضوان محمد، امام سید رضوی، محترمہ ارم الموری، اسکاٹ لینڈ کی اہل البیت سوسائٹی اور ان تمام افراد کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے اس دستی اشتہار کو تیار کرنے میں اپنی امداد پیش کرنے کے لئے اپنے بیانات فراہم کیے۔

OLC230P 2012
تجدید شدہ دسمبر 2020